انسانی حقوق
سیرتِ طیبہؐ کی روشنی میں (۲)

از قلم : سید شبیر حسین زاہد

اب معاشرے کے مختلف طبقات کے حقوق علیحدہ علیحدہ بیان کئے جاتے ہیں، تاکہ اسلامی تعلیمات اور سیرتِ طیبہ کا مطالعہ عنوان کے حوالہ سے مکمل ہو سکے۔

(ا) والدین کے حقوق:

(ا) نیک سلوک: وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (البقرہ: ۸۳، النساء: ۳۶، بنی اسرائیل: ۲۳)[۱] اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو"۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا (الاحقاف: ۱۵) "اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کی تاکید کی ہے"۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا (العنکبوت: ۸) "اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کی تاکید کی ہے"۔

(ب) شکر گزاری: "(ہم نے انسان کو وصیّت کی) کہ وہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرے"۔ (لقمان: ۱۴)

(ج) گفتگو میں ادب و نرمی: "پس اُن کو اُف تک نہ کہو اور نہ اُن کو جھڑکو، اور اُن سے ادب کے ساتھ گفتگو کرو"۔ (بنی اسرائیل: ۲۳)

(د) عاجزی: "اور اُن دونوں (ماں اور باپ) کے آگے رحم کے ساتھ عاجزی کا بازو جھکائے"۔ (بنی اسرائیل: ۲۴)

۱۔ حضرت حسنؓ کا قول ہے کہ اگر اُف سے نیچے بھی کوئی درجہ ماں باپ کو تکلیف دینے کا ہوتا تو اللہ جل شانہ اس کو بھی حرام قرار دے دیتے (تفسیر دُرِّ منثور از دیلمی بحوالہ حقوق العباد)

(ہ) اطاعت بالمعروف: "اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے نیکی کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے"۔ (العنکبوت: ۸) "اور اگر وہ دونوں تم سے اس بات پر جھگڑیں کہ میرے ساتھ شریک ٹھہرائیں جس کا تجھے کوئی علم نہیں ہے' تو ان کی اطاعت مت کرنا" (لقمان: ۱۵)

(و) والدین کے لئے دعا: وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا (بنی اسرائیل: ۲۴) "اور کہہ' میرے رب تو ان پر رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے چھوٹا ہوتے پالا"۔

(ز) والدہ کا خصوصی حق: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "تیرے حُسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق تیری ماں ہے' (تین دفعہ فرمایا) اور پھر تیرا باپ" (سنن ابوداؤد)۔ "ماں کی خدمت مرتبہ جہاد کے برابر ہے"۔ (سنن نسائی)

(ح) والد کا خصوصی حق: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: "تم اور تمہارا مال تمہارے والد کی ملکیت ہے"۔ (ابوداؤد)۔ "والد راضی تو اللہ راضی' والد ناراض تو اللہ ناراض"۔ (ترمذی)

(ط) ماں باپ کی خدمت کا درجہ جہاد کے برابر (یا اس سے زیادہ) ہے (مسلم)۔ جہاد پر جانے سے پہلے والدین کی اجازت ضروری ہے (سنن ابوداؤد)۔ مرحوم والدین کی خدمت یہ ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے' ان کے نامکمل وعدوں کو پورا کیا جائے' ان کی قرابتوں کو قائم رکھا جائے اور ان کے دوستوں کی عزت کی جائے (سنن ابی داؤد)۔

(ی) ماں باپ کے لئے خرچ کرنا: قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ..... (البقرۃ: ۲۱۵) "فائدہ کی جو چیز تم خرچ کرو پس ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے......!"

(ک) محبت کی نظر سے دیکھنا: حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے: "ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے والی اولاد جب بھی رحمت (محبت) کی نظر سے ماں باپ کو دیکھے تو ہر نظر کے عوض اللہ جل شانہ' اس کے لئے مقبول حج کا ثواب لکھ دیتے ہیں...... اگرچہ روزانہ سو بار اسی طرح دیکھے"۔ (مشکوٰۃ از بیہقی)

(ل) والدین کی طرف توجہ نفلی عبادت سے بہتر ہے: ایک دفعہ حضرت جریجؒ ماں کی پکار سن کر بھی عبادت میں مشغول رہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "والدہ کے

© rasailojaraid
© rasailojaraid

بلانے پر جواب دینا رب کی نفلی عبادت سے بہتر ہے"۔(فتح الباری)

(۲) اولاد کے حقوق:

(ا) تحفظِ جان: وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُم مِّنْ اِمْلَاقٍ (الانعام: ۱۵۱) "اور مفلسی کے ڈر سے اپنے بچوں کو نہ مار ڈالو"۔

(ب) رضاعت و حضانت: "جو باپ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد پوری مدتِ رضاعت تک دودھ پیئے تو مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال تک دودھ پلائیں"۔ (البقرہ: ۲۳۳)

(ج) شفقت و محبت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام حسنؓ کو چوم رہے تھے۔ ایک اعرابی نے دیکھ کر کہا کہ میرے دس بچے ہیں، میں نے آج تک کسی کو نہیں چوما۔ حضور علیہ الصلوٰت والتسلیمات نے ارشاد فرمایا: "جو رحم نہیں کرتا' اس پر رحم نہیں کیا جائے گا"۔ پھر فرمایا: "اگر اللہ تیرے دل سے شفقت کو نکال دے تو میں کیا کر سکتا ہوں"۔[۱۱]

(د) عدل و برابری: ایک صحابی نے اپنے لڑکوں میں سے ایک کو غلام ہبہ کر دیا اور حضورؐ کو اس پر گواہ بنانا چاہا تو حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا: "کیا تو نے اپنے ہر لڑکے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے؟" اس صحابی نے عرض کیا: "نہیں"۔ حضور نبی کریم رؤف و رحیمؐ نے فرمایا: "میں تو ایسے ظالمانہ عطیہ پر گواہ نہ بنوں گا"۔ (ابوداؤد کتاب البیوع)

(ہ) رزقِ حلال کی فراہمی: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ طَلَبُ الْحَلَالِ جِهَادٌ (رزقِ حلال کی طلب جہاد ہے)۔ایک دفعہ حضرت حسنؓ نے صدقہ کی کھجور منہ میں ڈال لی تو حضور اکرمؐ نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر قے کروا دی اور فرمایا: "صدقہ آلِ محمدؐ پر حرام ہے"۔ اس طرح آپؐ اولاد کو حرام رزق سے بچاتے تھے۔[۱۲]

(و) اچھی تعلیم و تربیت: ارشاد نبویؐ ہے کہ باپ کا کوئی عطیہ بیٹے کے لئے اس سے بڑھ کر نہیں کہ وہ اس کی اچھی تعلیم و تربیت کرے (ترمذی' مسند امام احمد)۔رسولِ خدا

۱۱۔ بالترتیب بخاری کتاب التوحید' بخاری کتاب الادب

۱۲۔ اگرچہ صدقہ اور زکوٰۃ عام مستحق مسلمانوں پر حرام نہیں مگر اولادِ رسول ؐ پر حرام ہے۔ اسی سے دوسرے حلال و حرام کے جواز و عدم جواز پر قیاس کرنا چاہئے۔

com

نے فرمایا: "جس شخص نے دو تین بیٹیاں یا بہنیں پائیں، انہیں تعلیم دلائی ...... وہ جنت میں جائے گا"۔ (ابو داؤد، ترمذی)

(ز) اولاد کے حق میں دعا: ۱۔ "اور (رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما"۔ (الفرقان۔۶)

۲۔ "اور (اے خداوند) میرے لئے میرے کاموں کو میری اولاد میں صالح بنا"۔ (الاحقاف)

(ح) تربیتِ اخلاق: حضور سرورِ عالمینؐ کا ارشاد ہے: "باپ کا اپنے بچے کو کوئی ادب سکھانا ایک صاع صدقہ سے بہتر ہے"۔ (مسلم)

(ط) عفوو درگزر کرنا: ارشادِ خداوندی ہے: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں سو ان سے بچتے رہو اور اگر تم (انہیں) معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ (بھی) معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے"۔ (التغابن: ۱۴)

(ی) میراث دینا: ارشاد باری ہے: یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِی اَوْلَادِکُم.... فَلَھَا النِّصْفُ (النساء: ۱۱) "اللہ تمہاری اولاد کے متعلق تاکیدی حکم دیتا ہے، ایک مرد کے لئے دو حصے عورتوں کے حصہ کے برابر۔ پھر اگر اولاد میں دو یا اس سے زیادہ عورتیں ہوں تو ان کے لئے اس کی دو تہائی ہے اس ترکہ میں سے جو چھوڑا اور اگر اکیلی ہو تو اس کے لئے (مرد سے) نصف حصہ ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "جب بچہ پیدا ہو کر روئے (اور مرجائے) تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور وارث قرار دیا جائے (بشرطِ زندگی)"۔

(ک) نکاح: رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو اسے اس کا اچھا نام رکھنا چاہیے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرنی چاہیے۔ اگر وہ بالغ ہو اور اس کی شادی نہ ہو اور اس نے گناہ کیا تو اس کا گناہ باپ

© rasailojaraid.

ے سر ہے"۔ (بحوالہ اسلام کے کارہائے نمایاں ص ۲۴۰)

(ل) قتلِ بنات کی ممانعت: قتلِ بنات کا قیامت کو سختی سے حساب ہو گا جس کا ذکر یوں ہوا: وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ (التکویر: ۹) "یاد کرو جب (قیامت میں) زندہ دفن کی جانے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ تو کس جرم میں ماری گئی ہو"۔

(م) بیٹیوں سے خصوصی حُسنِ سلوک: حضورؐ کا ارشادِ گرامی ہے: "بیٹیاں تمہاری بہترین اولاد ہیں" (مسند الفردوس)۔ "کوئی شخص کوئی چیز لے کر گھر میں داخل ہو تو پہلے وہ چیز لڑکی کو دے' پھر لڑکے کو"۔

(ن) اولاد کے لئے خرچ کرنا: حضرت اُمِّ سلمہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "کیا اپنی اولاد پر خرچ کرنے کا بھی کوئی اجر ہے"؟ فرمایا: "یقیناً ہے!"۔ (بخاری)

(س) عقیقہ: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "لڑکے کی ولادت کے ساتھ عقیقہ ہے" (بخاری)۔ "جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اس کی طرف سے قربانی کی جائے[۱۳]" (ابی داؤد)

۱۳۔ لڑکے کی طرف سے دو بکرے یا بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا یا بکری
۱۴۔ اولاد کا ماں باپ پر یہ بھی ایک حق ہے کہ اگر ذکور ہو تو اس کا ختنہ کروایا جائے۔

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا ایک فکر انگیز خطاب

عظمت قرآن

بزبان قرآن و صاحبِ قرآن

کتابی شکل میں شائع ہو گیا ہے۔ خود پڑھیے اور دوسروں تک پہنچائیے!

صفحات ۲۸' قیمت (عام ایڈیشن) -/۴ روپے ' (اعلیٰ ایڈیشن) -/۷ روپے

شائع کردہ: مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور' ۳۶۔ کے' ماڈل ٹاؤن